وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ



# بشارات احمدیہ



جناب رسالتمآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بشارات

جو کتب مقدسہ سابقہ میں مندرج ہیں

مرتبہ

عالیجناب

علامہ حکیم سید محمد شمس اللہ صاحب قادری حیدرآبادی



رسالہ ضیاء الاسلام مرادآباد میں شائع ہونے کے بعد

سنہ ۱۳۲۸ ہجری میں

ابوالافضال محمد فضل حسین مالک و ایڈیٹر ضیاء الاسلام نے اپنے

افضل المطابع مرادآباد میں چھپا کر شائع کیا

# ڈیڈیکیشن
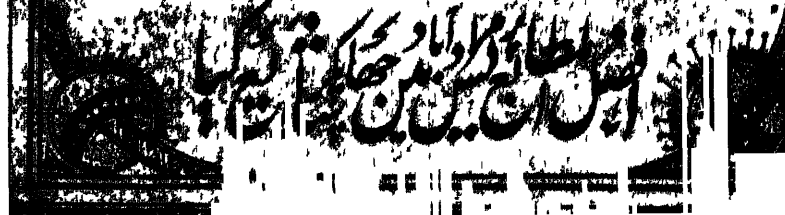
میں اپنے اس ناچیز رسالہ کو

زمانہ حال کے فاضل بے بدل۔ علوم مشرق و مغرب کے

یگانہ عصر عالم و مشہور دوران زباندان

## شمس العلماء ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی

ایم اے۔ بی۔ ایل۔ ایل۔ ایل۔ ڈی

(ڈاکٹر آف لٹریچر کیمبرج یونیورسٹی) بارسٹرایٹ لا

فیلو رائل جیاگریفیکل سوسائٹی

ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ ایم۔ بی۔ اے۔ ایس۔

ایم۔ ای۔ ایس۔ بی

کے نام نامی و اسم گرامی پر بکمال ادب ڈیڈیکیٹ کرتا ہون اور

فخر بشرف قبولیت چاہتا ہون

خاکسار

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# بشارات احمدیہ

## دیباچہ

## النبی الامی الذی مکتوبا عندھم فی التورات والانجیل

اس مختصر رسالہ مین کتب مقدسہ سابقہ کے اون بیشمار بشارات سے چند صریح بشارات تحریر کئے گئے ہین جو ہمارے حقیقی نجات دہندہ حضرت رسول کریم محمدؐ عربی علیہ التحیۃ والتسلیم کی آمد مبارک کے متعلق اللہ پاک نے انبیاء علیہم السلام کی معرفت ارشاد فرمائے ہین

**نبی کیلئے بشارت کا ہونا شرط نہین**

اہل کتاب گمان کرتے ہین کہ حضرت رسول کریم کے متعلق سابق انبیاء نے کوئی بشارت نہین دی کسی نبی کی نبوت یا رسول کی رسالت کی ثبوت کیلئے یہہ ضرور نہین کہ اوس کے متعلق انبیائے سابق کے بشارات ہون بلکہ معجزات اور تعلیمات و اخلاق جو عام انسانون کی طاقت سے باہر ہوتے ہین اونکی ذات بابرکات مین پائے جاتے ہین وہی ثبوت نبوت و رسالت کیلئے کافی ہین اگر بالفرض یہ امر شرط ہو تو سب سے پہلے نبی کے لئے بشارت کیونکر ہوسکتی ہے کیونکہ پہلے نبی کے لئے بشارت دینے والا خود نبی ہوگا پس پہلا نبی پہلا نبی نرہا۔ سوا اسکے نوح ابراہیم موسیٰ ایوب وغیرہ انبیاء علیہم السلام کیلئے بھی بشارات نہین ہین؛-

**حضرت رسولکریم کے بشارات پر جو اعتراض کئے جاتے ہین وہ محض تعصب پر مبنی ہین۔**

اہل اسلام کے پیش کردہ بشارات پر اہل کتاب اعتراضات کرکے یہ ثابت کرنے کی عبث کوشش کرتے ہین کہ وہ بشارات حضرت رسول کریم کے حق مین نہین ہین۔ بشارات چونکہ مثل معمہ یا چیستان کے ہوا کرتے ہین اس لئے ان پر اعتراض ممکن ہے۔ لیکن ہم نہایت دلیری کیساتہہ کہتے ہین کہ حضرت رسولکریم کی نسبت جسقدر بشارات ہین وہ اسقدر جامع اور واضح ہین کہ اون پر کسیطرح کا بھی اعتراض ممکن نہین اور جو اعتراضات کئے جاتے ہین وہ محض نفسانیت اور تعصب پر مبنی ہین۔ چنانچہ اس امر کا اظہار اون مقامات کے دیکھنے سے بخوبی ہوجائیگا جہان اعتراضات کے جواب تحریر کئے گئے ہین۔

**حضرت مسیح علیہ السلام کے چند بشارات پر اعتراضات**

ہم حضرت مسیح علیہ السلام کے چند بشارات پر اعتراض کرتے ہین ہمارا یہ اعتراض یہودیون کیطرح نہین ہے بلکہ اس سے اس امر کا ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ہر بشارت پر خواہ وہ خفی ہو یا جلی اعتراض ممکن ہے۔ اون عیسائیون کو ان اعتراض کے دیکھنے سے شرمسار ہونا چاہئے جو حضرت رسول کریم کی بشارات پر معترض ہوکر فخر کرتے ہین۔

## حضرت مسیح علیہ السلام کی پہلی خبر

دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام عمانوئیل رکہین گے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتہہ" (متی ۱-۲۳) یہہ پیشینگوئی حضرت اشعیا پیغمبر کی ہے عیسائی علماء اسکو حضرت مسیح کے حق مین خیال کرتے ہین لیکن کئی ایک وجوہات سے حضرت مسیح پر کسیطرح بھی صادق نہین آتی۔

وجہ اول۔ اصل عبرانی مین لفظ علماہ עלמה ہے جسکا ترجمہ مسیحی مترجمون نے کنواری کیا ہے لیکن اسکی صحیح معنی جوان عورت کے ہین کیونکہ یہہ لفظ علم עלם سے نکلا ہے جسکے معنی ہین بالغ ہونا۔ یہہ ہی معنی پروفیسر ہوپر Hooper نے اپنی لغات عبرانی مین لکھے ہین۔ یہودیون نے حضرت مسیح سے پہلے اصل عبرانی کا جو ترجمہ یونانی مین کیا تہا اوسمین علماہ کا ترجمہ نینس Veanis کیا ہے جسکے معنی ہین

دوشیزہ رسیدہ عورت[۵۱]۔ عیسائیون کا دعویٰ ہو کہ علماہ کے معنی کتب مقدسہ مین ہر کہین یہی کنواری کے آتے ہین لیکن مختلف مقامات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ دعویٰ غلط ہو۔ چنانچہ نمونتاً صرف دو مقام نقل کئے جاتے ہین۔

| | پیدائش ۲۴/۴۳ | یسعیاہ ۷/۱۴ |
| --- | --- | --- |
| عربی بائبل مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۸۸ء | فتات جوان عورت | فتات |
| ״ توریت مطبوعہ بیروت سنہ ۱۸۷۰ء | فتات | فتات |
| توریت مطبوعہ گاٹنگن سنہ ۱۸۵۶ء | فتات | جاریہ لونڈی |
| فارسی بائبل مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۴۲ء | دختر بیٹی | دختر |
| ״ توریت مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۴۵ء | دختر | دوشیزہ کنواری |

وجہ دوم۔ لکھا ہو کہ اسکا نام عمانوئیل رکھا جائیگا۔ مگر حضرت مسیح کا نام کسی نے بھی عمانوئیل نہین رکھا۔

وجہ سوم۔ یہہ نبوت حضرت اشعیاہ پیغمبر کے زمانہ مین پوری ہوئی ہو اور اس کا مصداق حضرت اشعیاہ کا لڑکا ہو جسکی مفصل کیفیت یہہ ہو کہ یہودیہ کے بادشاہ آخز بن یوتام کے عہد مین آرام کے بادشاہ رصین اور اسرائیل کے بادشاہ فقح نے یروشلیم پر چڑھائی کی اور آخز کو محصور کر لیا۔ لیکن غالب نہ آئے[۵۲]۔ پھر جب افرائیم کو شریک کرکے فوج کشی کرنیکا ارادہ کیا۔ اسوقت اشعیاہ پیغمبر نے آخز سے کہا کہ تو رصین اور فقح کے منصوبون سے مت گھبرا۔ کیونکہ اونکے لئے استواری نہین ہو اور وہ قتل کئے جاوینگے " دیکھہ ایک عورت حاملہ ہوگی اور لڑکا جنیگی اور اوسکا نام عمانوئیل رکھیگی قبل اسکے کہ وہ لڑکا بھلے اور برے مین تمیز کرسکے دونون حملہ کرنے والے بادشاہ برباد ہوجاوینگے[۵۳] " انہین ایام مین اشعیاہ پیغمبر کی بیوی کے ایک لڑکا مہیر شالال

DISCOU RSESON PRPHEGY, BY EASTAPTHORP D.D. VOL II P.P161.

۵۲ مشاہدات اشعیاہ ۷۔ اور دوم سفر ملوک ۱۶ – ۵ و ۶

۵۳ مشاہدات اشعیاہ ۷ – ۳ و ۱۹۔

حاملہ ہو کر بیٹا پیدا ہوا جسکا نام عمانوئیل رکہا گیا اسوقت خداوند تعالی نے فرمایا کہ ویسا اس سے پیشتر کہ یہہ لڑکا ای میرے باپ اور ای میری مان کہہ سکے (یعنی بہلے اور برے مین تمیز کر سکے) دمشق کا مال اور سمرون کی لوٹ شاہ اشور کے یہان جائیگی[۱] آخر لے شاہ اشور تگلت پلاسر سے دفعہ حملہ کے نے مدد چاہی اور دونون ملکر دمشق پر حملہ آور ہوئی اور وہان کے لوگون کو اسیر کرکے قیر مین لائے اور رزین کو قتل کیا[۲]۔

## حضرت مسیح کی دوسری خبر

او بیت لحم یہوداہ کے علاقہ تو یہوداہ کے حاکمون مین ہرگز کمتر نہین ہی کیونکہ تجہہ سے ایک ایسا سردار نکلیگا جو میری امت اسرائیل پر حکومت کریگا (متی ۲-۶) یہ پیشینگوئی حضرت میکاہ پیغمبر کی ہی مقدس متی اسکو حضرت مسیح کے حق مین خیال کرتے ہین۔ لیکن کئی ایک وجوہات ہی یہہ خبر حضرت مسیح کے متعلق نہین ہو سکتی۔

وجہ اول میری امت اسرائیل پر حکومت کریگا۔ حضرت مسیح نے اسرائیل پر حکومت نہین کی بلکہ ادنیٰ ادنیٰ کے ہاتہون سے شدید مصائب مظالم اوٹہائے اور مصلوب ہوکر ایلی ایلی لما سبقتانی پکارتے ہوئے جان دیدی۔

وجہ دوم۔ یہوآقیم نے جب باروک لکہا ہوا حضرت یرمیاہ پیغمبر کا صحیفہ جلا دیا تو خدا نے فرمایا کہ یہوآقیم کی نسل سے داؤد کے تخت پر کوئی نہ بیٹہے گا[۳]۔ چونکہ حضرت مسیح یہوآقیم کی اولاد سے ہین[۴] اسلئے تخت داؤد (یعنی حکومت اسرائیل روحانی جسمانی) کے وارث نہین رہے

وجہ سوم۔ مقدس متی کی عبارت صحیفہ میکاہ پیغمبر (۵-۲) کی عبرانی عبارت کے خلاف ہے۔ اوسمین لکہا ہوا ہی۔

---

[۱] صحیفہ اشعیاہ ۸-۸ و ۴ ۳ [۲] دوم سفر ملوک ۱۶-۷ و ۹ [۳] صحیفہ یرمیاہ ۳۶-۳۰-

[۴] ہمین امید ہی کہ عیسائی اسکی تردید مین یہہ کہینگے کہ مقدس متی نے جو حضرت مسیح کا نسب نامہ لکہا ہی اوسمین یہوآقیم کا نام نہین ہی لیکن اصل یہ ہی کہ یہہ نام اوسمین موجود تہا بعد مین فرد گذاشت کر دیا گیا۔ چنانچہ اسوقت بہی اکثر یونانی نسخون مین پایا جاتا ہے۔ اور اردو بائیبل مطبوعہ لدہیانہ سنہ ۱۸۹۵ء (متی ۱-۱۱) کے حاشیہ پہ بہی موجود ہی۔

...ה בית לחם אפרתה צעיר
להיות באלפי יהודה ממך לי יצא
להיות מושל בישראל ומוצאתיו
מקדם מימי עולם جسکا ترجمہ یہ ہے۔

"تو اي بيت لحم افراتاہ اگرچہ یہوداہ کے ہزارون کے درمیان چہوتا ہی لیکن تجہہ سے وہ شخص نکلیگا اور جسکا نکلنا قدیم اور ازل سے مقرر ہے"

## حضرت مسیح کی تیسری خبر

"مین نے مصر سے اپنے بیٹے کو بلایا" (متی ۲-۱۵) یہہ پیشین گوئی حضرت ہوشیع پیغمبر کی ہی مقدس متی کا بیان ہی کہ ہیرودس بادشاہ نے جب حضرت مسیح کو مارنیکا ارادہ کیا تو فرشتے کے کہنے سے یوسف حضرت مسیح کو لیکر مصر بہاگ گئے اور ہیرودس کو مرنے پر اپنے وطن کو واپس چلے آئے۔ اسطرح یہ خبر حضرت مسیح پر پوری ہوئی۔ حضرت ہوشیع پیغمبر کے صحیفہ کی عبارت یہہ ہی "ہنگامی کہ اسرائیل طفل بود ویرا دوست میداشتم و پسر خود را از مصر طلب کردم" (صحیفہ ہوشیع بنی ۱۱-۱) ہم کہتے ہین کہ یہہ خبر نہین ہے بلکہ اسمین خداوند کریم کے اوس فضل و احسان کا ذکر ہی جو اوس نے بنی اسرائیل پہ کیا تہا یعنی اونہین حضرت موسیٰ کی معرفت مصر سے رہائی دلوا کر کنعان مین لایا تہا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۰) متی کا بیان ہی کہ ابراہیم سے مسیح تک بیالیس[۴۲] پشت ہین مگر اون نسخونمین جنمین یہویقیم کا نام نہین ہی شمار کرنیسے اکتالیس[۴۱] پشت ہوتے ہین۔ اس بنا پر اکثر مفسرین انجیل نے اعتراف کیا ہی کہ یہویقیم کا نام متی نے لکہا تہا مگر بعد مین سہو کاتب سے چہوٹ گیا۔ پادری عماد الدین کا بہی یہی بیان ہی اور اپنی کتاب تفسیر انجیل مسمی بہ خزانۃ الاسرار مطبوعہ لدہیانہ ۱۸۷۵ء کے آٹہوین صفحہ مین لکہتا ہی "یہان یوسیاہ سے یوکنیا لکہا ہی۔ پر وہ اوس کا بیٹا بلکہ پوتا تہا۔ بموجب اول تواریخ ۳-۱۵ کے پس یوسیاہ سے یہویقیم اور یہویقیم سے یوکنیا ہوا ہی۔ بعض کا خیال ہے کہ یہہ نام متی نے نہین چہوڑا سہو کاتب مین سے رہا ہی۔ اور اکثر کہتے ہین کہ اس نے یہ نام چہوڑ دیا ہی جیسے کہ آیت آٹہہ کی تفسیر مین لکہا گیا ہے مگر راقم کا گمان ہی کہ اوس نے نہین چہوڑا سہو کاتب ہی رہا۔ اوسکی چودہ چودہ کی قیاسات کی گواہ ہی"۱۲ (سید شمس اللہ قادری)

مروجہ ترجمہ مین حضرت ہوشیع کی عبارت کا جو ترجمہ کیا گیا ہی وہ غلط ہی عبارت یہ ہی

כי נער ישראל ואהבהו
וממצרים קראתי לבני .

ترجمہ یہہ ہی اسرائیل کو بچپن ہی پیار کیا اور مصر سے اوسکی اولاد کو بلایا۔

**انبیا کے اخبار نسبت نبی لاحق بطور خفا ہوا کرتے ہین۔**

انبیا جب کسی آنیوالے نبی کی خبر دیتے ہین تو اوس مین یہ لازم نہین ہوتا کہ وہ اوس نبی کے ماں باپ نام صورت سیرت کی بہی صراحت کرین بلکہ وہ خبرین ایسی مجمل اور مخفی ہوا کرتی ہین کہ اگر ہم اونہین چیستان یا معمہ سے تعبیر کرین تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اور اگر عیسائیون کی اصول سے دیکہا جاے تو اس قسم کے اخبار ایسے مخفی ہوتے ہین کہ بیچارے علما تو درکنار انبیا کو بہی ان کے مصداق کا علم نہین ہوتا۔ بلکہ جس نبی کے حق مین وہ خبر ہوتی ہے خود وہ نبی بہی نہین سمجہ سکتا کہ یہہ خبر آیا میرے متعلق ہی یا کسی اور کے چنانچہ یہہ امر انجیل یوحنا سے صاف ظاہر ہے۔

فهذه هي شهادة يوحنا حين ارسل اليهود من اورشليم كهنة ولاويين ليسالوه من انت فاعترف ولم ينكر واقر اني لست انا المسيح فسالوه اذا ماذا ايلياه انت فقال لست. انا النبي انت فاجاب لا فقالوا له من انت لنعطي جوابا للذين ارسلونا ماذا تقول عن نفسك قال انا صوت صارخ برية قوموا طريق الرب كما قال اشعياه نبي (انجیل یوحنا ۱-۱۹ تا ۲۳)

اور یوحنا کی شہادت یہہ ہی جبکہ یہودیون نے یروشلیم سے کاہنون اور لاویون کو بھیجا کہ اوس سے پوچہین کہ تو کون ہی۔ اوس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون۔ تب اونہون نے اوس سے پوچہا کہ تو کون ہی کیا تو الیاس ہی۔ اوس نے کہا کہ نہین پہر اونہون نے پوچہا کہ آیا تو وہ نبی ہی اوس نے جواب دیا کہ نہین۔ تب اونہون نے اوس سے کہا کہ تو کون ہی تا کہ اونہین جنہون نے ہمکو بھیجا ہی کوئی جواب دین تو اپنے حق مین کیا کہتا ہی۔ اوس نے کہا کہ مین جیسا کہ اشعیا نبی نے کہا ہی بیابان مین ایک پکارنیوالے کی آواز ہون کہ تم خدا کی راہ کو درست کرو۔

اگر اشعیا پیغمبر کی اس خبر مین کہ "تم خدا کی راہ کو درست کرو" خفا اور پوشیدگی نہ ہوتی اور اہل کتاب کو اسکی اطلاع ہوتی تو کیون بے فائدہ اور ناحق کاہنون اور لاویون کو حیران کرتے۔ اسیطرح حضرت یوحنا سے اون لوگون نے دریافت کیا تھا کہ کیا تو الیاس ہی لیکن جناب یوحنا نے انکار کیا۔ مگر حضرت مسیح کی شہادت سے معلوم ہوتا ہی کہ یوحنا ہی الیاس تہی[۱]

**انبیا کے تصورات متعلقہ واقعات آیندہ بصورت حال ہو جاتی ہیں**

اہل موقعہ پر اس امر کا اظہار بھی خالی از فائدہ نہوگا کہ انبیا علیہم السلام جب کسی ہونیوالے واقعہ کی نسبت پیشین گوئی کرتے ہین تو اس موقعہ پر ان کا تصور بصورت حال ہوا کرتا ہی اور وہ اوس واقعہ کو اسطرح بیان کرتے ہین کہ گویا ابھی آنکھون سے مشاہدہ کر رہے ہین۔ چنانچہ اسبارہ مین ریورینڈ اسکاٹ Revd. T. J. Scott لکھتے ہین۔

"انبیا کے تصورات آنیوالے معاملون مین ایسے ہوتے ہین کہ گویا وہ باتین ابھی ہو رہی ہین"[۲]

**عیسائیون کے اس دعوی کا بطلان کہ حضرت مسیح خاتم النبی ہین**

اہل کتاب دعوے کرتے ہین کہ حضرت مسیح خاتم النبی ہین اور انکے بعد کوئی نبی نہ آویگا اور نہ حضرت مسیح نے کسی آنیوالے نبی کی بشارت دی ہی لیکن اونکی یہہ علانیہ غلطی ہی۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح کے بعد حواریون کی نبوت ورسالت دونون کے قایل ہین۔ سوا اسکے جناب مسیح کے رفع الی السما کے تہوڑے ہی عرصہ بعد کئی ایک انبیا اور رسول ظاہر ہوئے جنکی نبوت ورسالت کا ذکر انجیل کی اکثر صحیفون مین پایا جاتا ہی۔ چنانچہ مقدس لوقا کا بیان ہی۔ وفی تلک الایام انحدر انبیاء من اورشلیم الی انطاکیۃ (اعمال الرسل ۱۱-۲۸) یعنی ان دنون کئی ایک نبی اورشلیم سے انطاکیہ مین آئے۔

---

[۱] انجیل متی ۱۱-۱۴ و ۱۷-۱۲-

[۲] ریورینڈ مذکور کی تفسیر انجیل مطبوعہ ۱۸۸۰ء جلد اول صفحہ ۲۶-

مقدس پولوس لکھتا ہی - فوضع الله اناسا فی الکنیسۃ اولاً رسلاً ثانیاً انبیاءً ثالثاً معلمین (رسالہ اول اہل کرنتوس ۱۲-۲۸) یعنی خدا نے کلیسیا مین کتنون کو مقرر کیا اول رسولون کو دوم نبیوں کو سوم استادون کو - ایک اور مقام پر اسطرح تحریر کرتا ہی وھو اعطی البعض ان یکونوا رسلاً والبعض انبیاء والبعض مبشرین والبعض رعاۃ والمعلمین (رسالہ اہل افسس ۴-۱۲) یعنی اوس نی بعضون کو رسول بعضونکو نبی بعضون کو منادی کرنیوالے بعضون کو چرواہی بعضونکو استاد مقرر کیا -

### عیسائیونکے اس دعوی کا بطلان کہ حضرت مسیح نے کسی آنیوالے نبی کی بشارت نہین دی -

کتب تواریخ مین ہمکو ایسے بہت سے واقعات ملتے ہین کہ حضرت مسیح کے رفع الی السما کے بعد کئی ایک عیسائی اقوام کو ایک نبی کا انتظار تہا اور بہتون نے یہ دعوی بہی کیا کہ مین وہ نبی ہون جسکی خبر حضرت مسیح نے دی ہی - اس بنا پر یقین ہوتا ہی کہ حضرت مسیح نے ضرور کسی آنیوالے نبی کی بشارت دی ہی - آنریبل سر ولیم میور Sir Wm. Muir لکھتے ہین -

"سنہ [illegible]ء مین مونٹانس نے فروگیہ اور ایشیاے کوچک اور دوسری صوبون مین آپکو فارقلیط ظاہر کیا جسکے ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسرے بار آنے سے پیشتر الہام ربانی کیلئے بہت سی دیندار کر رہی تہی - بہتیرے اون ملکون مین اوس کے پیرو ہوگئے" [۱] ریورینڈ ولیم سینٹ کلیر ٹسڈل Rev Wm. St Clair tisdall اپنی کتاب ینابیع الاسلام مین لکھتے ہین -

"معلوم است کہ شخصی نقاش در ایام قدیم در ایران برپا شدہ و ادعاے نبوت کردہ وگفت کہ من آن فارقلیط ہستم کہ مسیح بروی شہادت داد" [۲]

مشہور مورخ مسٹر ٹیلر Mr. Tyler. کا بیان ہے -

"محمد نے اپنی اتمام قصد کیلئے یون کہا کہ وہ رسالت ربانی رکہتا ہی کہ لوگون کی نجات

---

[۱] تاریخ کلیسیا اردو مولفہ سر ولیم میور مطبوعہ سنہ [illegible]ء صفحہ ۲۰۵ -

[۲] کتاب مذکور مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء لاہور صفحہ ۱۵۲ -

کیلئے ایک نیا مذہب مروج کرے۔ یہودیون کی امید کہ ایک مسیح آنے والا ہی اور مسیحیون کا اعتقاد بہ سبب وعدہ ربانی کے کہ ایک تسکین دینے والا آئیگا محمد نے ان باتون سے فائدہ اوٹھایا اور کہا کہ وہ وہی شخص ہے [1]

ڈاکٹر ایڈورڈ سیل Dr Ed Sell کی تحریرات سے بہی معلوم ہوتا ہی کہ رسولکریم کی بعثت کیوقت یہود ونصارا ایک نبی کے منتظر تھے [2]

**حضرت رسولکریم کے بشارات کتب مقدسہ سابقہ مین**

اہل اسلام کا یہہ کہنا کہ حضرت رسولکریم کے بشارات متعدد صحیفون مین وارد ہین کوئی نئی بات نہین ہی۔ قرآن مجید مین خود اللہ پاک نے اس کا ذکر فرمایا ہی النبی الامی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل یہ وہ نبی ہی جسکا ذکر اہل کتاب توارت وانجیل مین لکھا پاتے ہین۔ لیکن اہل کتاب اسکے منکر ہین اور کہتے ہین کہ حضرت کا ذکر مقدس کتابونمین کہین نہین۔ لیکن کئی ایک وجوہات کی بنا پر معلوم ہوتا ہی کہ وہ اسبارہ مین سراسر غلطی پر ہین۔ وجہ اول مقدس نوشتون مین بہت سی پیشینگوئیان ہین جن مین بخت نصر سکندر قورش وغیرہ کے خروج اور بابل نینوہ مصر ادوم کی تباہی کی اخبار درج ہین جسکی بنا پر یہہ ایک تعجب انگیز امر معلوم ہوتا ہی کہ اون کتابون مین ایسی معمولی معمولی حوادث کی خبرین تو ہون اور حضرت رسولکریم کے ظاہر ہونے کا حال نہو جنکی امت مین سکندر وبخت نصر جیسے سیکڑون بادشاہ گذرے ہون اور جنکے پیرو دنیا کے ایک چوتھائی باشندے ہون جنکی دین کو لاکھون اہل کتاب نے تہہ دل سے قبول کیا ہو۔ پس اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اون کتابون مین حضرت کی خبر ضرور مندرج ہی۔ وجہ دوم جب حضرت رسولکریم نے بمقابلہ اہل کتاب فرمایا کہ میرا ذکر مقدس صحیفون مین ہی تو اوسوقت کسی نے بہی چون تک نہ کی جس سے اظہر من الشمس ہے کہ اونہون نے اس دعوی کو تسلیم کر لیا۔ وجہ سوم۔ کتب تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حبش کا بادشاہ نجاشی جعفر طیار سے حضرت کا حال سنکر ایمان لایا اور کہا کہ بیشک یہ

[1] لب التواریخ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۲۹ء جلد دوم صفحہ ۳ [2] دیکھو فاضل مذکور کی کتاب Historical Development of the Qoran کا اردو ترجمہ کشف القرآن مطبوعہ لدہیانہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۶

وہی نبی ہی جسکی خبر حضرت مسیح نے انجیل مین دی ہی۔ مصر کے بادشاہ مقوقس نے بہی آپکی نبوت کی تصدیق کی اور اقرار کیا کہ یہ وہی نبی ہین جنکا ذکر ہمنے مقدس نوشتون مین پڑہا تہا۔ یہہ دونون بادشاہ عیسائی تہی اور انکو حضرت کا کچہہ بہی خوف وخطر نہ تہا ایسی حالت مین انکا تصدیق کرنا کہ آپکا ذکر کتب مقدسہ مین ہی اسبات کی قطعی دلیل ہی کہ فی الحقیقت آپکا ذکر کتب مقدسہ مین موجود ہے:۔

اصل یہ ہی کہ توراۃ وانجیل مین حضرت رسولکریم کی نسبت اس قسم کی کثرت بشارتین موجود تہین جنمین نہایت تفصیل کیساتہہ آپکے حالات وعلامات کا ذکر تہا۔ لیکن اونہین اہل کتاب نے تحریف کردیا[1]۔ پہر بہی بہت سی پیشینگوئیان موجود ہین جنسے حضرت رسولکریم کی نبوت کا بخوبی اثبات ہوسکتا ہی:۔

---

[1] اہل کتاب اکثر دریافت کیا کرتے ہین کہ حضرت رسولکریم کے وہ کون سی بشارات ہین جو کتب مقدسہ سی نکالدی گئی۔ لہذا اس مقام پر بطریق اختصار چند بشارات کا ذکر کرتے ہین

وروی ان عمر رضی اللہ عنہ قال لکعب الاحبار یا کعب ادرکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد علمت ان موسی بن عمران علیہ السلام تمنی ان یکون فی ایامہ فلم تسلم علی یدہ ثم ادرکت ابابکر وہو خیر منی فلم تسلم علی یدہ ثم اسلمت فی ایامی فقال یا امیر المومنین لا تعجل علی فانی کنت اتثبت حتی انظر کیف الامم توجدۃ کالذی ہو فی التوراۃ فقال عمر کیف ہو فیہا قال کعب رایتہ ان سید الخلق والصفوۃ من ولد آدم یظہر من جبال فاران من منابت القرط من وادی مقدان فیظہر التوحید والحق ثم ینتقل الی طیبۃ فیکون خناویۃ وایامہ بہا یقبض فیہا فیدفن بہا۔ یعنی روایت ہی کہ حضرت عمر نے کعب الاحبار سے فرمایا کہ تم جانتے تہے کہ حضرت موسیٰ نے تمنا کی تہی کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ مین ہوتے اور تمہین حضرت کا زمانہ ملا گر تم اون کے ہاتہہ پر ایمان نہ لائے بعد ازان تم نے حضرت ابوبکر کا زمانہ پایا جو مجہہ سے بہتر تہے مگر تم اون کے ہاتہہ پر بہی ایمان نہ لائے اب میرے زمانہ مین ایمان لائے۔ کعب نے کہا یا امیر المومنین میرے بارے مین جلدی نہ کیجئے کیونکہ مین تحقیق کرتا تہا کہ کیا درحقیقت یہ وہی نبی ہین جنکا ذکر توریت مین ہی حضرت عمر

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ کے دریافت کیا کہ وہ کسطرح ہی۔ کعب نے کہا کہ مین نے توریت مین دیکھا ہو کہ سردار خلق[1] اور برگزیدہ اولاد آدم[2] کوہستان فاران مین ظاہر ہوگا[3]۔ وادی مقدس مین توحید حق کو ظاہر کریگا پہر وہ طیبہ کو جاویگا اور وہان اوسکی جنگ وجدال ہوگی اور اسی مقام پر اوسکی روح قبض ہوگی اور وہین مدفون ہوگا۔

بعض قدیم قلمی نسخون مین ایک نسخہ زبور اب تک پایا جاتا ہی جسمین بتصریح حضرت رسولخدا کا اسم مبارک اور جملہ علامات وصفات موجود ہین۔ وہ زبور یہ ہی:-

یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک من اجل ذلک ابارک علیک فتقلد السیف فان بھاءک وحمدک الغالب ویورکت کلمۃ الحق فان ناموسک وشرایعک مقرونۃ بھیبۃ یمینک سہامک مسنونۃ والامم یخرون تحتک کتاب حق جاء اللہ بہ من الیمین والتقدیس من جبال فاران وامتلأت الارض من تحمید احمد وتقدیسہ وملک الارض ورقاب الامم یعنی اے احمد تیرے لبون سے رحمت کا فیضان جاری ہوا اسوجہ سے مین تجہے برکت دونگا تو تلوار حمائل لگالے اسلئے کہ تیری رونق اور تیری تعریف غالب ہی تجہکو برکت ملی پس تیرا نام ناموس اور تیری شریعت تیرے داہنے ہاتہہ کی ہیبت کیساتہہ ہی تیرے تیر نشان پہ لگے ہوئے ہین اور لوگ تیری محبت مین متحیر ہین یہہ کتاب حق ہو جسے خدا یمن سے اور تقدیس کیساتہہ کوہ فاران سے نازل فرمایا۔ اور زمین احمد کی حمد اور تقدیس سے بہرگئی اور وہ زمین اور رقاب امم کا مالک ہوگیا۔ یہ زبور بعد تحریف وتغیرات کثیر کے مروجہ صحیفون مین نمبر ۴۴ یا ۴۵ پر اب تک موجود ہی۔

اسیطرح ایک روایت ہی۔ لقد انکشف السماء من بھاء احمد وامتلأت الارض من حمدہ احمد کی رونق سے آسمان کہل گیا اور اوسکی حمد سے زمین بہرگئی۔ یہ آیت بعد اخراج نام صحیفہ حبقوق نبی باب ۳ آیت ۳ مین ابتک موجود ہے۔

کتب احادیث مین اس قسم کے سیکڑون بشارات معروفہ کا ذکر ہے تفصیل کے لئے ناظرین ادہر رجوع کرین فقط۔

ح۔ س۔ ش۔ ق۔

[1] استثنا ۳۳-۱ [2] اشعیاہ ۴۲-۱ [3] حبقوق ۳-۳

مروجہ صحیفون سے علماء اسلام نے حضرت رسولکریم کی نسبت دو سو سے زیادہ بشارتین نکالی ہین - چونکہ اس رسالہ مین ہمین اختصار منظور ہی اسلیے منجملہ اونکے صرف سات بشارتون کا ذکر کرتے ہین - اب ہم اس طولانی تمہید کو مسیحی مذہب کے مشہور عالم اور آرمینیہ کے اسقف مارغوریغوریس ابو الفرج جمال الدین ابن العبری المتوفی سنہ ۶۸۵ھ کی اوس تحریر پر ختم کرتے ہین جسکو اوسنے حضرت رسولکریم کے بشارات مندرجہ توراۃ و انجیل کی نسبت اپنی کتاب مختصر الدول مین درج کیا ہی - وہ لکھتا ہی -

وقد ادعی علماء الاسلامیین ورود ذکرہ فی کتاب اللہ المنزل اما فی التوریۃ ففی آیۃ " جاء اللہ من سینا و اشرق من شاعیر و استعلن من جبال فاران " قالوا ھذہ اشارۃ الی تنزیل التوریۃ علی موسی و الانجیل علی عیسی و القران علی محمد و اما فی الزبور ففی آیۃ " یظھر اللہ من صہیون اکلیلا محمودا " قالوا اکلیل رمز علی الملک و المحمود علی محمد - و اما فی الانجیل ففی آیۃ " انا اذھب الفارقلیط لا یجیئکم " [1]

## بشارت اوّل

از کتاب استثناء ۱۸ - ۱۸

ויאמר יהוה אלי היטיבו אשר דברו
נביא אקים להם מקרב אחיהם
כמוך ונתתי דברי בפיו ודבר
אליהם את כל אשר אצונו

(۱۷) اور خداوند نے مجھے فرمایا کہ اونہون نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا (۱۸) مین اون کے لئے (یعنی بنی اسرائیل کے لیے) اون کے بھائیون (یعنی بنی اسمٰعیل) مین (ادا موسے) تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اوس کے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوسے

[1] دیکھو کتاب مذکور مطبوعہ آکسفورڈ صفحہ ۱۶۵ - اس کتاب کو شامی عیسائیون نے بھی سنہ ۱۸۹۰ع مین بمقام بیروت چھپوایا ہی لیکن عبارت محولہ بالا اوس مین سے خارج کر دی گئی ہے -

فرماوینگا وہ سب اون سی کہیگا۔ یہہ بشارت خاص حضرت رسولکریم کے حق مین ہی۔ اسمین صراحت کی گئی ہی کہ وہ بنی بنی اسرائیل کے بہائیون سے ہوگا مثیل موسیٰ ہوگا۔ صاحب کتاب ہوگا یہہ سب علامات حضرت رسول خداسے مخصوص ہین۔

• **اون کے بہائیون سی** یہ کیسی صاف خصوصیت ہی۔ حضرت رسول خدا بنی اسمٰعیل سے ہین اور بنی اسمٰعیل بنی اسرائیل کے بہائی ہین۔ دیکہو سفر تکوین ۲۶-۱۲ اور ۲۵-۱۸ **تجہہ سا نبی** سوای حضرت رسول خدا کے کوئی دوسرا نبی موسیٰ علیہ السلام کا مثیل نہین ہوسکتا۔ چنانچہ خود خداوندکریم نے قرآن مجید مین اس امر کی صاف صاف تصدیق فرمادی ہی۔ **انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔** یعنی ہم نے تمہاریطرف رسول بھیجا ہی توراۃ کی تصدیق پر تمہارے لئے شاہد ومصدق جیسا کہ ہمنے فرعون کیطرف موسیٰ کو رسول کرکے بھیجا تہا۔ مماثلت ومشابہت اس سی بڑہکر اور کیا ہوسکتی ہی کہ شریعت محمدی اور شریعت موسوی باہم دیگر کمال مطابقت رکہتی ہین اور دونون کے اصول مذہب یکسان ہین رسولکریم اوسی خدائے وحدہٗ لاشریک کی پرستش کرتے تہے جسکے حضرت موسیٰ پرستار تہی۔ حضرت رسولکریم خدا کے خالص بندے اور رسول تہی موسیٰ بہی خدا کے خالص بندی اور رسول تہی۔ علاوہ ازین چالیس اور ایسے کمالات ذاتیہ حضرت رسولکریم مین پائے جاتے ہین جو حضرت موسےٰ کی مانند تہی[۱]

**اپنا کلام اوس کے منہ مین ڈالونگا۔** کلام سے مراد قرآن مجید ہی قرآن کو پڑہو اور انصاف سی دیکہو اوسمین سوای خدا پاک کے کوئی دوسرا متکلم نہین ہی۔ **الٓمٓ ذالک الکتاب لا ریب فیہ** بیشک یہ وہی موعود کتاب ہی جسکے نازل کرنیکا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی معرفت فرمایا تہا۔

**جو کچہہ مین اوسی فرماونگا وہ سب اونسی کہیگا۔** رسولکریم نے بغیر کمی بیشی کے خدا کا کلام اپنی امت کو پہونچایا۔ اور کوئی بات اپنی خواہش نفس سی اوسمین نہین شامل کی **وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ** یہ نبی نہین بولتا اپنی خواہش نفس سی یہ تو وہی بتاتا ہی جو اوسپر خدا کیطرف سے وحی کیا جاتا ہی۔

[۱] ان کمالات کو امام جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب خصائص الکبریٰ مین تفصیل سے تحریر کیا ہی۔

عیسائی علما اس بشارت کو حضرت مسیح کے حق میں سمجھتے ہیں۔ لیکن خداوند کریم نے جسکو کچھ بھی عقل سلیم عطا کی ہے وہ بخوبی جان سکتا ہے کہ حضرت مسیح کیساتھ اسکو کچھ بھی علاقہ نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح برادران اسرائیل سے نہیں بلکہ خاص نسل اسرائیل سے ہیں[1] دوسرے حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ سے نہ اصول و عقاید میں مماثلت رکھتے ہیں نہ کمالات و اہلیت میں حضرت موسیٰ خدا کے خالص بندے تھے۔ برخلاف اسکے جیسا کہ عیسائی خیال کرتے ہیں حضرت مسیح خدا اور خدا کے بیٹے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے نجات کا انحصار اعمال صالحہ اور تقویٰ پر کیا ہے حضرت مسیح اعمال اور تقویٰ کو رائیگان قرار دیکر امت کی نجات کیلئے کفارہ[2] ہو گئے۔ بقول عیسائیوں کے حضرت مسیح پر کوئی کتاب جو منجانب اللہ ہو نہیں نازل ہوئی۔ مروجہ اناجیل حواریین یا شاگردان حواریین کی لکھی ہوئی ہیں۔

ریورینڈ عماد الدین اپنی کتاب تحقیق الایمان میں حضرت مسیح اور حضرت موسے کی مماثلت کے بارے میں لکھتا ہے " دیکھو کمالات میں موسیٰ کی مانند محمد صاحب ہیں یا حضرت مسیح ہیں۔ جب موسیٰ پیدا ہوا تو فرعون بچوں کو مار رہا تھا۔ جب مسیح تولد ہوا ہیرودوس نے بیت لحم کے لڑکوں کو قتل کیا تھا۔ موسیٰ چالیس دن پہاڑ پر بھوکا رہا مسیح بھی چالیس رات دن پہاڑ پر بھوکا رہا۔ موسیٰ کا منہ خدا کے جلال سے چمکنے لگا۔ مسیح کا چہرہ بھی خدا کے جلال سے چمکنے لگا۔ پھر موسیٰ ایک جسمانی شریعت لایا۔ مسیح اوس سے بہتر یعنی روحانی شریعت لایا اور موسیٰ کی شریعت کا حاصل کہایا۔ موسیٰ نے عجیب عجیب معجزے دکھلائے مسیح نے اوس سے زیادہ عجیب معجزات"

جس نے توریت و انجیل کو پڑھا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ موسیٰ کے زمانہ میں بچوں کا قتل ہوا ہی نہیں بلکہ فرعون نے حضرت موسیٰ سے مدت پہلے اسرائیلیوں کی کثرت کے خوف سے حکم دے رکھا تھا کہ لڑکے پیدا ہوتے ہی دریا میں بہا دیے جائیں[3]

[1] دیکھو انجیل متی اور انجیل لوقا میں حضرت مسیح کے نسب نامے۔

[2] یہودی اون قربانیوں کو کفارہ کہتے ہیں جو گناہوں کی معافی اور پاکیزگی کے لئے خداوند کے حضور میں گذرانی جاتی ہیں۔ مسیحیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح کی صلیبی موت تمام دنیا کے نجات کا باعث اور ہر شخص کے گناہ کا کفارہ ہے۔ شریعت محمدی میں نجات کا وہی طریقہ ہے جو شریعت موسوی میں ہے۔ (سید شمس اللہ قادری)

[3] خروج ۱ – ۲۲۔

چالیس دن کا روزہ ایلیاہ پیغمبر نے بھی رکھا ہے[۵۱] - ایلیاہ نے مُردے بھی زندہ کئے ہین[۵۲] اور دوسرون کو معجزات کے لایق بنایا ہے[۵۳] - ایلیاہ پیغمبر جسم سے آسمان پر چلا گیا[۵۴] ایلیاہ کی روح سے الیشع نے برص اچھا کیا حضرت مسیح کی روحانی شریعت (جو مفقود ہے) موسیٰ کی جسمانی شریعت سے وجہ مماثلت نہین ہو سکتی -

ریورینڈ فانڈر (REVD. PFENDER) نے اس بشارت پر تین اعتراض کئے ہین جو حسب ذیل ہین -

(۱) اس آیت مین "ان کے بھائیون" سے مراد بنی اسمٰعیل نہین بلکہ خاص بنی اسرائیل مراد ہین - کیونکہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان تیرے بھائیون سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا (استثنا ۱۸ - ۱۵) الفاظ "تیرے ہی درمیان" سے صاف ظاہر ہے کہ اسکے مصداق بنی اسرائیل ہین نہ کہ بنی اسمٰعیل :-

(۲) توراۃ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ پیغمبر جسکا بنی اسرائیل سے وعدہ ہوا تھا - اسحٰق و یعقوب کی نسل سے مبعوث ہوگا نہ یہہ کہ اسمٰعیل کی نسل سے جیسا کہ ان آیتون سے ظاہر ہے -

(۱) سارہ نے ابراہیم سے کہا کہ اس لونڈی (یعنی ہاجرہ) اور اسکے بیٹے (یعنی اسمٰعیل) کو نکالدے کیونکہ یہہ لونڈی بچہ میرے بیٹے اسحٰق کیساتھ وارث نہوگا - پیدایش ۲۱ - ۱۲ -

(۲) خدا نے ابراہیم سے کہا کہ مین اسحاق اور اوسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے کرونگا پیدایش ۱۷ - ۱۹ یعنی وہ بڑا پیغمبر اور موعودہ نجات دینے والا

[۵۱] ۱ سلاطین ۱۹ - ۸ [۵۲] سلاطین ۴ - ۳۵ [۵۳] ۲ سلاطین ۲ - ۱۰ [۵۴] ۲ سلاطین ۲ - ۱۱ [۵۵] ۲ سلاطین ۵ - ۱۰ و ۱۴ -

اسحق کی اولاد سے ہوگا نہ اسمٰعیل کی اولاد سے۔

(۳۰) خود مسیح نے اپنے آپکو اس خبر کا مصدق ٹھیرایا ہی کیونکہ وہ کہتا ہے کہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھہ پر بھی ایمان لاتے اسلئے کہ اوس نے میرے حق مین لکھا ہے انجیل یوحنا ۵-۳۶

**پہلے اعتراض کا جواب** حضرت ابراہیم کی نسل سے جسقدر قومین نکلی ہین توراتین اون سبکو بنی اسرائیل کہا گیا ہی۔ سوا اسکے وہ غیر اقوام بھی جو ابراہیم کی اولاد نہ تھی برادران اسرائیل کہلائے ہین[1] جسکی بنا پر خداوند کریم کی اس بشارت مین کوئی تخصیص نہ تھی کہ وہ نبی بنی اسرائیل کے صلبی بھائیون سی ہوگا یا مونہ بولے بھائیون سے لیکن حضرت موسیٰ نے اس امر کو صاف کر دیا وہ نبی منہ بولے بھائیون سے نہین بلکہ صلبی بھائیون سی ہوگا۔ (اے اولاد اسرائیل تیرے لئے تیرے ہی درمیان (یعنی ابراہیمی النسل) تیرے بھائیون (یعنی بنی اسمٰعیل) سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا۔

بنی اسرائیل کے صلبی بھائی بنی اسمٰعیل بنی قطورہ بنی علیسو ہین دونون آخرالذکر قومون مین بالاتفاق کوئی نبی نہین ہوا پس باقی رہی بنی اسمٰعیل ان مین سوائے حضرت رسول خدا کے کسی نے بھی ادعائے نبوت نہین کیا۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ عہد عتیق مین یہ بشارت دو مقام پر آئی ہی استثنا باب ۱۸ آیت ۱۵ اور ۱۸۔ ان مین سے صرف آیت ۱۵ مین "تیرے ہی درمیان" کے الفاظ پائے جاتے ہین عہد جدید مین استثنا ۱۸/۱۵

[1] اسمٰعیل اسرائیل کو بھائی ہین۔ پیدایش ۱۶-۱۲+۲۵-۱۸۔ بنی آدم اسرائیل کے بھائی ہین گنتی ۲۰-۱۴۔ بنی عیسوی اسرائیل کے بھائی ہین استثنا ۲-۴

سے مقدس لوقانی اعمال رسول ۳-۲۲ اور ۷-۳۷ مین دوجگہہ اسکو اقتباس کیا ہی۔
مگر تیسری ہی درمیان کا جملہ جو عبرانی مین موجود ہی ان مین نہین پایا جاتا۔ اسلئے محققین
کی رائے مین الحاقی ہے اور کتاب اعمال کی تصنیف کی مدتون بعد شامل کیا گیا ہی۔

**دوسری اعتراض کا جواب**

دوسری اعتراض مین ڈاکٹر فانڈر نے استدلالی آیات کا جو مفہوم
لیا ہی وہ سراسر غلط اور محض بے بنیاد ہے۔

پیدایش کے اکیسوین باب کی بارہوین آیت مین جس وراثت کا ذکر ہے اوس سے
معترض نے الہام و نبوت کی وراثت مراد لی ہے۔ لیکن یہہ اونکی علانیہ غلطی ہے
اس مین ملکی وراثت کا ذکر ہی۔ اسمٰعیل کو اسحٰق سے علیحدہ کرنے کی جو خواہش سارہ نے
کی ہی وہ اسلئے تھی کہ آیندہ چلکر ان مین مال و متاع کے لئے لڑائی جھگڑے پیدا نہو جائین
اسی لئے ابراہیم سے لوط اور اسحٰق سے عیسو بھی علیحدہ ہو گئے تھے (پیدایش ۲۵-۶
۳۶-۶ و ۷) دیکھو توراۃ اسرائیل کی میراث ملک ہی خروج ۶ - ۸ - یوشع
۱۳ - ۶ و ۷ -

پیدایش ( ۱۷ - ۱۹ ) کے ان الفاظ سے کہ "مین اسحٰق اور اوسکی اولاد
سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد قایم کرون گا۔ معترض نے یہہ استدلال کیا ہی کہ نبوت
و الہام صرف بنی اسرائیل سے مخصوص ہے یا وہ بڑا پیغمبر اور موعودہ نجات دینیوالا حضرت
اسحٰق کی نسل سے تولد ہوگا۔ لیکن اسکے مابعد کی آیت سے ظاہر ہوتا ہی یہہ عہد صرف
اسحٰق اور اوسکی اولاد ہی سے مخصوص نہین بلکہ اسمین اسمٰعیل بھی برابر کے شریک ہین
چنانچہ تحریر ہے

ויאמר אלהים אבל שרה אשתך
ילדת לך בן וקראת את־שמו יצחק
והקמתי את־בריתי אתו לברית

עולם לזרעו אחריו (۲۰) ולישמעאל
שמעתיך הנה ברכתי אתו והפריתי
אתו והרביתי אתו במאד מאד שנים
עשר נשיאם יוליד ונתתיו לגוי
גדל (پیدائش ۱۷ - ۱۹ و ۲۰)

ترجمہ[1] خدا نے فرمایا کہ تیری بیوی سارہ تیرے لئے ایک لڑکا جنیگی تو اوسکا
نام اسحاق رکہنا - اور مین اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے اوس سے اوس کی اولاد اور
اسمعیل سے قایم کرونگا (۲۰) دیکہہ اسمعیل کو برکت دونگا - بہت ہی برومند
کرونگا - بڑہاؤنگا - اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوسنے بزرگ
قوم بناؤنگا

واضح ہو کہ اصل عبرانی مین انیسوین آیت کا خاتمہ אחריו پر ہوا ہے
بیسوین آیت کا آغاز ולישמעאל سے ہوتا ہے اور ولیشماعل ולישמעאל
کا عطف آیت ماقبل پر ہے۔

اس بحث کے ضمن مین اس امر کا اظہار بہی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ خداوند تعالی نے
جو عہد کہ حضرت ابراہیم سے اونکی اولاد کے متعلق کئے ہین یا خاص خاص ہم معنی
مضامین سے جو تورات مین مندرج ہین معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسمعیل حضرت
اسحق سے کسیطرح بہی کمتر نہین تہے۔

خداوند کریم کے مشترک عہدے جو اسمعیل و اسحق کے حق مین ہین
(۱) ملک کنعان مین تیری نسل کو دونگا - پیدایش ۱۲ - ۷
(۲) یہ ملک جو تو اب دیکہتا ہے - مین تجہکو اور تیری
نسل کو ہمیشہ کے لئے دونگا اور تیری نسل کو مین زمین کی ریت کی مانند بناؤنگا

[1] مروجہ ترجموں مین ان آیات کا غلط ترجمہ درج ہے ۱۲

کہ اگر کوئی زمین کی خاک کو گن سکے تو تیری نسل بھی گنی جائے۔ پیدایش ۱۳ - ۱۵ و ۱۶

(۳) ابرام نے کہا کہ اے خداوند خدا تو مجھکو کیا دیگا۔ مین تو بیاولاد جاتا ہون اور میرے گھر کا مختار دمشقی الیعزر ہے۔ پھر ابرام نے کہا کہ دیکھہ تو نے مجھے فرزند نہ دیا اور دیکھہ میرا خانہ زاد میرا وارث ہوگا تب خداوند کا کلام اوسپر اوترا اور اوس نے کہا کہ یہہ تیرا وارث نہوگا بلکہ جو تیرے صلب سے پیدا ہوگا وہی تیرا وارث ہوگا اور وہ اوسکو باہر لے گیا اور کہا کہ اب آسمان کی طرف نگاہ کر اور ستارون کو گن اگر تو اونہین گن سکے اور اوس سے کہا کہ تیری اولاد ایسی ہوگی۔ پیدایش ۱۵ - ۲ سے ۵ تک۔

(۴) اوسی دن خداوند نے ابرام سے عہد کرکے کہا کہ مین تیری اولاد کو یہہ ملک دونگا مصر کی ندی سے لیکے بڑی ندی تک جو فرات کی ندی ہے قینی قنیزی اور قدمونی اور حتی اور فرزی اور رفائی اور اموری اور کنعانی اور جرجاسی اور یبوسی بھی۔ پیدایش ۱۵ - ۱۸ سے ۲۱ تک۔

(۵) اور تیرا نام ابرام پھر نہ کہلایا جائیگا بلکہ تیرا نام ابراہام ہوگا کیونکہ مین نے تجھے بہت قومونکا باپ ٹھہرایا اور مین تجھے بہت برومند کرتا ہون اور قومین تجھہ سے پیدا ہونگی اور بادشاہ تجھسے نکلین گے اور مین اپنے اور تیرے درمیان اور تیری بعد تیری نسل کے درمیان اونکی پشت در پشت کے لئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہون کہ تیرا اور تیری بعد تیری نسل کا خدا ہونگا اور مین تجھہ کو اور تیری بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جس مین تو پردیسی ہے دیتا ہون کہ ہمیشہ کیلئے ملک ہو اور مین اونکا خدا ہونگا پیدایش ۱۷ - ۵ سے ۷ تک۔

دیکھو خداوند تعالی کے ان عہد کے بموجب جو ہمیشہ کے عہد ہین (پیدایش ۱۷-۷) ملک کنعان ایک زمانہ تک بنی اسحق کے قبضہ مین رہا اور اب تیرہ سو برس سے بنو اسمعیل

یا اونکو خادمون کے قبضہ مین ہے۔ مصر سے فرات تک تمام ملک بنی اسحٰق اور بنی اسمٰعیل دونون کو ملا۔ دونون کی اولاد بے شمار ہوئی دونون سے بادشاہ نکلے دونون صاحب برکت ہوے۔

مذکورہ بالا مواضع مین کسی سے کوئی تخصیص نہین ہر ان مین دونون برابر کے حصہ دار ہین۔ عیسائی علماء اکثر کہتے ہین کہ اسمٰعیل کے حق مین جسمانی وعدے ہین اور وہ وعدے جو اسحٰق سے متعلق ہین روحانی ہین مگر تورات سے اس کا کچھ پتہ نہین چلتا برخلاف اسکے زبور۔ ( ۵۱ - ۹ ) سے معلوم ہوتا ہے کہ اسحٰق کی نسبت جو وعدے ہین وہ جسمانی تھے۔

| خاص خاص اور اہم معنی مضامین | (۱) سارا آپکی اولاد بے شمار ہوگی۔ پیدایش ۲۲-۱۲ - <br> ہاجرہ آپکی اولاد بے شمار ہوگی پیدایش ۱۶ - ۱۰ - |
| --- | --- |

(۲) سارا کے فرزند اسحٰق کو اللہ نے برکت دی۔ پیدایش ۲۵-۱۱

ہاجرہ کے فرزند اسمٰعیل کو اللہ نے برکت دی پیدایش ۱۷-۲۰

(۳) اللہ نے سارہ کے درد و غم کو سنا پیدایش ۲۵-۱۲

اللہ نے ہاجرہ کے درد و غم کو سنا پیدایش ۱۶-۱۱

(۴) سارہ کے فرزند اسحٰق کے ساتھ خدا تھا پیدایش ۲۶-۲۴

ہاجرہ کے فرزند اسمٰعیل کے ساتھ خدا تھا پیدایش ۲۱-۲۰

(۵) سارہ کا فرزند قومون اور بادشاہونکا باپ ہوگا پیدایش ۱۷-۱۶

ہاجرہ کا فرزند قومون اور بادشاہونکا باپ ہوگا پیدایش ۱۶-۲۰

(۶) سارہ کے فرزند کا نام اللہ نے رکھا پیدایش ۱۷-۱۹

ہاجرہ کے فرزند کا نام اللہ نے رکھا پیدایش ۱۶-۱۱

(۷) خدا نے سارا کو فرزند کی بشارت دی پیدایش

خدا نے ہاجرہ کو فرزند کی بشارت دی پیدایش ۱۶-۱۲
حضرت اسمعیل فرزند اکبر ہونیکی وجہ سے وعدہ وراثت اور تسلی کے پہلے مصداق
ہین - پیدایش ۱۵-۴

**تیسرے اعتراض کا جواب**

انجیل یوحنا (۷-۴۶) سے یہہ نہین پایا جاتا کہ جناب مسیح نے اوس مین اسی بشارت کے متعلق ایسا فرمایا ہے کہ وہ میرے حق مین ہے - بلکہ مقدس لوقا کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس بشارت کی تکمیل حضرت مسیح کے آسمان پر جانے اور وہان سے قریب قیامت آنے کے درمیان ہوگی چنانچہ وہ بیان یہہ ہے
"پس توبہ کرو اور رجوع ہو تا کہ تمہارے گناہ مٹائے جائین اور اس طرح خداوند کے پاس سے تازگی کے دن آوین اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنے یسوع کو بھیجے ضرور ہے کہ وہ آسمان مین اوس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزین بحال نہ کئے جاوین - جنکا ذکر خدا نے دنیا کے شروع سے اپنے پاک نبیون کی زبانی کیا ہے - کیونکہ موسی نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیون مین تمہارے لئے مجھہ سا ایک نبی پیدا کریگا جو کچھہ وہ تم سے کہے اوسکی سنو اور یہہ ہوگا کہ جو شخص اوس نبی کی نہ سنیگا وہ امت مین سے نیست و نابود کیا جائیگا - بلکہ سموئیل سے لیکر پچھلون تک جتنے نبیون نے باتین کین ان سب نے ان دنون کی خبر دی ہے (اعمال ۳ - ۱۹ سے ۲۳)

استثنا (۳۴-۱۰) مین تحریر ہے کہ موسی کے مانند کوئی دوسرا نبی بنی اسرائیل مین نہ ہوگا - چنانچہ اصل عبارت یہہ ہے - ולא קם נביא עוד בישראל כמשה یعنی نہ ہوگا قایم دوسرا نبی بنی اسرائیل مین موسی کے مانند اس آیت مین קם ماضی کا صیغہ ہے مگر لغت عبرانی مین مستقبل کے معنون مین زیادہ تر استعمال ہوتا ہے

مروجہ تراجم مین اس کا یہہ ترجمہ ہی "ابتک موسیٰ کی مانند بنی اسرائیل مین کوئی نبی نہین ہوا" مگر ہم پوچھتے ہین کہ جب علمائے یہود و نصاری مانتے ہین کہ اسرائیل سے حضرت موسی تک کوئی نبی ہی نہین ہوا تو اسکے یہہ معنی کیونکر صحیح قرار پاسکتے ہین کہ ابتک موسی کی مانند بنی اسرائیل مین کوئی نبی نہین ہوا۔

## بشارت دوم

از کتاب استثنا ۳۳-۲۔

ויאמר יהוה מסיני בא וזרח
משעיר למו הופיע מהר פארן
ואתה מרבבת קדש מימינו אשדת
למו - اوس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا۔ شعیر سے طلوع ہوا۔ فاران کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیون کے ساتھ آیا۔ اون کے لئے اوسکے دہنے ہاتھ مین آتشی شریعت تھی۔

اس آیت مین تین بشارات مذکور ہین۔

(۱) سینا سے اشارہ ہی حضرت موسیٰ پر تورات کے نزول کا۔

(۲) شعیر سے اشارہ ہی حضرت عیسیٰ پر انجیل کے نزول کا۔

(۳) فاران سے اشارہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہونیکا

قرآن مجید مین بھی اس بشارت کا ذکر آیا ہی۔ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَطُورِ سِينِينَ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۔ یعنے قسم ہے انجیر زیتون طور سینا اور امن والے شہر کی۔

مخالفین کہتے ہین کہ فاران سینا کے ایک علاقہ کا نام ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چونکہ اوس علاقہ مین ظاہر نہین ہوے۔ اسلئے یہ بشارت اون کے حق مین نہین ہوسکتی۔

توراۃ مین لکھا ہو کہ بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمعیل بی بی سارہ کی ناراض ہوجانے سے ارض مقدس کو چھوڑ کر دشت فاران مین سکونت پذیر ہوی جسکی بنا پر فاران وہی مقام ہوگا جو حضرت اسمعیل اور اونکی اولاد کا سکونت گاہ ثابت ہو۔

یہ امر روایات متواترہ سے ثابت ہو کہ بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمعیل وادی حجاز کے اوس میدان مین مقیم ہوی جہان اسوقت مکہ آباد ہے۔ اور یہین آپکی اولاد بھی قیام پذیر ہوئی۔

سامری توراۃ کے عربی ترجمہ مین جسکو علما جرمن نے ۱۸۵۱ء مین بمقام گاٹنگن چھپوایا ہے حضرت اسمعیل کی سکونت گاہ کے متعلق تحریر ہے۔

"وسکن فی بریۃ فاران (ای الحجاز) واخذت له
امرأۃ من ارض مصر (کون الدنیا ۲۱ - ۲۱)

حضرت داؤد علیہ السلام سموئیل نبی کی وفات کے بعد دشت فاران مین تشریف لیگئے اور وہان آپ نے ایک زبور تصنیف کیا جس مین نہایت افسوس کے ساتھ فرماتے مین کہ مین قیدار کے قیام گاہ مین سکونت پذیر ہوں[۵] - اس سے صاف ظاہر ہو کہ قیدار فاران مین رہتا تھا - قیدار حضرت اسمعیل کا دوسرا فرزند ہے۔ اشعیاہ پیغمبر کے صحیفہ سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ اور اوسکی اولاد عرب کے مغربی ملک مین رہتی تھی بطلیموس نے حجاز کا وسطی علاقہ اسکی جائے سکونت بتلایا ہے۔ اس بنا پر یہہ امر ثابت ہو کہ وادی حجاز اور فاران دونون ایک مقام مین - جناب رسالتمآب کا

[۵] دیکھو سموئیل نبی کی پہلی کتاب ۲۵-۱- اور زبور ۱۲۰-۵

ظہور مکہ مین ہوا جو حجاز کا ایک مشہور شہر ہے -

# بشارت سوم

از کتاب نشید الانشا - ۵ - ۱۰ سے ۱۶

דדרי צח ואדום דוסדגדל מרבבה:
ראשו כתם פז קוצותיו תלתלים
שחרות כעורב: עיניו כיונים על
אפיקי מים רחצות בחלב ישבות
על מלאת: לחיו כערוגת הבשם
מגדלות מרקחים שפתותיו שושנים
נטפות מור עבר ידיו גלילי זהב ממלאים
בתרשיש מעיו עשת שן מעלפת
ספירים: שוקיו עמודי שש מיסדים
על אדני פז מראהו כלבנון בחור
כארזים: חכו ממתקים וכלו מחמדים
זה דודי וזה רעי בנות ירושלם

ترجمہ میرا دوست سرخ و سپید ہے - دس ہزار آدمیون کے درمیان امام ہے - اوسکا سر ایسا ہے جیسا خالص سونا - اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین - اور کوے کی سی کالی ہین اوسکی آنکھین اون کبوترون کی مانند ہین جو لب دریا دودھ مین نہا کر تمکنت سے بیٹھی ہوون -

اوس کے رخسار چمن اور بلسان کی اوبھری ہوئی کیاریوں کے مانند ہین اوسکے لب سوسن ہین جن سے مُر ٹپکتا ہو۔ اوسکے ہاتھ ایسے ہین جیسے سونے کی کڑیان جن پر ترسیس کے جواہر جڑے ہون اوسکا پیٹ ہاتھی دانت کا سل ہے جس پر نیلم کے پہول بنے ہوے ہون۔ اوسکے پاؤن ایسے ہین جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونے کے پایون پہ کہڑے کئے جائین۔ اوسکی قامت لبنان کی سی ہو۔ وہ خوبی مین رشک سرو ہے۔ اوسکا تالو بہت شیرین ہے۔ وہ سراپا محمدیم (یعنے بہت ہی بہت تعریف کیا گیا) ہو اے بیت المقدس کی بیٹیو یہہ میرا پیارا اور یہہ میرا دوست ہو۔

یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی غزل ہو اور اسمین آپ نے حضرت رسول کریم کی آمد مبارک کا ذکر کیا ہے اور یہہ دکہایا ہو کہ اونکا نام محمدؐ ہوگا اور وہ سراپا محمدیم ہونگے یعنی اونکی بے انتہا تعریف کی جائیگی۔ حضرت رسول کریمؐ سے بڑہ کر کون محمدیم ہو سکتا ہو۔ ہر موافق اور ہر مخالف آپ کو احمدؐ یا محمدؐ کے مبارک نام سے پکارتا ہو جنکے معنی ہین بہت ہی بہت تعریف کیا گیا۔

محمدیم מחמדים محمدؐ מחמד کی جمع ہے عبرانی مین دستور ہو کہ اسمار کو تعظیم و عظمت کے لئے جمع کر دیا کرتے ہین۔ الوہ אלוה خدا کا نام ہے۔ تورات مین تعظیم کے لئے جمع کر دیا گیا الوہیم אלהים بعل בעל ایک بت کا نام ہے۔ یہہ بہی تعظیم کے لئے جمع کر دیا گیا بعلیم בעלים

محمد حمد חמד سے نکلا ہے جسکے معنی ہین مدح و ستایش کرنا۔ لیکن مترجمین اہل کتاب بیہودہ تاویلات کر کے غلط ترجمہ کیا کرتے ہین۔ اور یہہ بہی قابل بیان امر ہے کہ اس لفظ کا ہر ایک ترجمہ دوسرے ترجمہ سے بالکل مختلف ہو۔

ترجمہ یونانی — ἐπιθυμία

ترجمہ لاطینی — Desiderabilis

ترجمہ عربی مطبوعہ لندن ۱۸۶۲ء — مشتہیات

ترجمہ فارسی مطبوعہ لنڈن سنہ ۱۸۳۱ء — بسیار اشتیاق مند

ترجمہ اردو مطبوعہ لدھیانہ سنہ ۱۸۹۹ء — سراپا عشق انگیز

# بشارت چہارم

ازشاہدات اشعیاہ پیغمبر ۲۱—۷

וראה רכב צמד פרשים רכב
חמדר המל חהקשיב רב קשב

ترجمہ اوس نے سوار دیکھے گہر چڑہون کے جوڑو جوڑو آتے تھے اور گدہون پر بہی سوار اور اونٹون پر بہی سوار اوس نے بڑی فکر سے تاکا۔

اس آیت مین دو انبیا کی خبر ہے۔ ایک حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی دوسرے ہمارے حضرت رسولکریم کی۔ کیونکہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام یروشلیم کو گئے تھے تو گدہے پہ سوار تھے اور جب حضرت رسول کریمؐ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اونٹ پر سواری کی تہی۔

یشعیاہ پیغمبر نے ان کی نسبت یہ بہی کہا ہے کہ "وہ خدا کی سچی پرستش قایم کرینگے"[۵]
بلاشبہ حضرت مسیح علیہ السّلام اور حضرت رسالتمآب صلعم دونون نے خدا کی سچی پرستش قایم کی ہے۔

# بشارت پنجم

ازصحیفہ حبقوق پیغمبر ۳—۳

אלוה מתימן יבוא וקדוש מהר
פארן סלה כסה שמים הודו

ترجمہ خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے فاران کے پہاڑ سے آیا۔ سلاہ

[۵] صحیفہ اشعیاہ پیغمبر ۲۱—۹

اوسکی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اوسکی حمد سے معمور ہوئی۔

حضرت رسول کریمؐ کے حق مین یہ نہایت صاف وصریح بشارت ہی کیونکہ کوہ فاران مین سوائے جناب رسالتمآب کے کوئی دوسرا پیغمبر مبعوث نہین ہوا حبقوق نبی نے کیاہی خوب کہا ہی کہ " زمین اوسکی حمد سے معمور ہوئی " ہر موافق ومخالف سب جناب رسالتمآب کو احمد یا محمدؐ کے مبارک نامون سے پکارتے ہین اس سے بڑہکر اون کی حمد سے اور کیا زمین معمور ہوسکتی ہے۔ ایک قدیم عربی ترجمہ مین " زمین اوسکی حمد سے معمور ہوئی " کی بجائے ہی۔ وامتلأت الارض من تحميد احمد - زمین بھر گئی احمد کی حمد سے۔

از انجیل یوحنا۔ ۱ — ۲۰و۲۱

Kai ωμολόγησε xai oux ηρνήσατο xai ωμολόγησεν οτι ουx ειμι εγω ο Χριστος (21) Kai ηρωτησαν αυτον· τι ουν Ηλιας ει συ Kai λεγει ουx ειμι ο προφητης ει συ Kai απεκριθη

**ترجمہ** اور اوس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا کہ مین مسیح نہین ہون (۲۱) تب انہون نے اوس سے پوچھا تو اور کون ہے۔ کیا تو الیاس ہے۔ اوس نے کہا مین نہین ہون پس آیا تو وہ نبی ہی اوس نے جواب دیا نہین۔

ظہور مسیح علیہ السلام سے پیشتر یہودیون کو کئی انبیا کا انتظار تھا۔ مثلاً مسیح الیاس ارمیاہ علیہم السلام وغیرہ۔ جب حضرت یحیٰی علیہ السلام کا ظہور ہوا تو علماء یہود نے اون سے دریافت کیا کہ اون انبیا سے جنکا ہمین انتظار ہی آپ کون سے نبی ہین آیا مسیح ہین یا الیاس یا وہ نبی۔ وہ نبی سے جناب رسالتمآب صلعم کی طرف اشارہ ہے۔ بعض

علما اس سے حضرت مسیح مراد لیتے ہین لیکن اسی انجیل سے اس خیال کی تکذیب ہوتی ہے چنانچہ باب ہفتم آیت ۴۰ و ۴۱ مین تحریر ہے "تب ان لوگون مین بہترون نے یہ سنکر کہا کہ فی الحقیقت یہی وہ نبی ہے اورون نے کہا کہ یہ مسیح ہے۔ پر بعضون نے کہا کیا مسیح گلیل سے آتا ہے۔

تمام مفسرین انجیل کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ نبی سے اشارہ ہے اوس نبی کیطرف جس کے آنے کی خبر حضرت موسیٰ نے استثنا ۱۸-۱۸ مین دی ہے[1]۔ کہ مین اونکے بھائیون سے اون کے لئے تجھہ سا ایک نبی برپا کرون گا" حضرت موسیٰ کی اس خبر پر ہم نے بشارت اول کے تحت مین بالتفصیل بحث کی ہے ناظرین اوسے ملاحظہ فرماوین۔

(انجیل یوحنا - ۱۴ - ۱۶ و ۲۶ و ۲۹ - ۱۶ - از ۷ تا ۱۵)

مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا کہ وہ تمہین دوسرا فارقلیط بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھہ رہے۔ لیکن وہ فارقلیط جو روح القدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہین سب چیزین سکھلا دیگا اور سب باتین جو کچھہ کہ مین نے تمہین کہی ہین تمہین یاد دلاویگا اور اب مین نے تمہین اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ جب وہ وقوع مین آئے تو تم ایمان لاؤ"

مین تمہین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو فارقلیط تم پاس نہ آئے گا۔ پر اگر مین جاؤن تو مین اوسے تم پاس بھیج دونگا اور وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھیرائیگا گناہ سے اسلئے کہ وہ مجھہ پر ایمان نہیں لاتے۔ راستی سے اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے۔ عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کا سردار پر حکم کیا گیا ہے میری

[1] الکنز الجلیل فی تفسیر الانجیل مطبوعہ بیروت ۱۸۸۹ء جلد ۲ صفحہ ۲۶۴۔

اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمھین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے تو وہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتلاویگی اسلئے کہ وہ اپنی کہیگی لیکن جو کچھ سنے گی سو کہے گی اور تمھین آیندہ کی خبرین دیگی۔ وہ میری بزرگی کریگی اسلئے کہ وہ میری چیزون سے پائیگی اور تمھین دکھلائیگی سب چیزین جو باپ کی ہین میری ہین اس لئے مین نے کہا کہ وہ میری چیزون سے لے گی اور تمھین دکھائیگی۔

امام عید فصح مین عشاے ربانی کے موقع پر حضرت مسیح نے اپنے حوارئیون کے سامنے ایک طویل وعظ ارشاد فرمایا تھا جس مین تخمیناً آپ نے مذکورہ بالا الفاظ مین جناب رسالتمآب کی بشارت سنائی ہے۔ اب ہم اس بشارت کے بعض ضروری فقرون کی مختصر سی تفسیر لکھتے ہین۔

سیر کی کتابون مین لکھا ہے کہ کتب انبیا مین حضرت رسول کریم کے بہت سے نام آئے ہین منجملہ اونکے انجیل مین فارقلیط اور روح الحق وارد ہین

فارقلیط جو اس بشارت مین بارہا آیا ہے اصل مین کلدانی زبان کا لفظ ہے اور اسکا فارقلیط ہے פרקלט یا فارقلیطا פרקלטא اسکا معرب تلفظ اور املا اصل کے بالکل موافق ہے۔ حضرت یوحنا نے اپنی انجیل چونکہ یونانی زبان مین لکھی ہے اس لئے وہ اسکا صحیح تلفظ نہ لکھہ سکے یونانی کے قدیم وجدید نسخہ جات مین اس کے مختلف تلفظ ہین[1] بعض نسخون مین ہے پاراکلیٹوس ΠΑΡΑΚΛΗΤΟΣ اور بعض مین پریکلیٹوس ΠΕΡΙΚΛΥΤΟΣ فی زماننا پاراکلیٹوس صحیح تلفظ سمجھا جاتا ہے۔

پاراکلیٹوس Παράκλητος عہد جدید مین پانچ مقامات پر آیا ہے انجیل یوحنا چار جگہہ اور یوحنا کے پہلے خط مین ایک مقام پر اسکے معنی مین علما کا سخت اختلاف ہے۔

۱۔ لاطینی ترجمہ Advocatus.

۲۔ عربی ترجمہ مطبوعہ رومتہ الکبری ۱۶۷۱ء فارقلیط

۳۔ " مطبوعہ بیروت ۱۸۵۷ء "

[1] ڈاکٹر سید احمد خان ۱۲

۴ - عربی ترجمہ مطبوعہ بیروت ۱۸۱۱ء مسلی
۵ - ״ ״ مروجہ معزی
۶ - فارسی ترجمہ مطبوعہ لدھیانہ ۱۸۹۵ء فارقلیط
۷ - ״ ״ مروجہ تسکین دہندہ
۸ - اردو ترجمہ مروجہ تسلی دینیوالا
۹ - ״ مطبوعہ لنڈن ۱۹۰۰ء وکیل

یوحنا کے پہلے خط (۲-۱) مین شفیع ترجمہ کیا ہے۔ کلدانی زبان مین اسکے معنی ہین مدح وستایش کیا گیا اور یہی صحیح معنی ہین بس فارقلیط اور احمد دونون مترادف اور متحد المعنی الفاظ ہوے۔

سب باتین جو کچھ کے مین نے تمہین کہی ہین تمہین یاد دلائیگا۔ عیسائیون نے جناب مسیح کی جو کچھ تعلیمات محو کردی تہین اونہین حضرت رسالتمآب نے از سر نو یاد دلایا اور جو کچھ بیجا لیطے واقع ہوگئے تھے اونہین رفع فرمایا۔

تقصیروار ٹہرائیگا۔ جب مسیح پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے حضرت رسول کریم نے یہودیون کو تقصیروار ٹہرایا۔ شریعت محمدیہ مین ہر شخص قصور کی عوض عدالت مین تقصیروار ٹہرا اگیا۔

میری اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے لیکن جب وہ روح حق آوے تو وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتلاویگی۔ حضرت رسول کریم نے جناب موسی اور عیسی علیہم السلام دونون کی شریعت وتعلیم کو مکمل فرماکر بہت سی نئی باتون کی تلقین وتبلیغ کی جنکی تفصیل قرآن واحادیث مین مذکور ہے اور یہودیون اور عیسائیون کو اون کے اوہام باطلہ سے آگاہ کرکے دین حق کو آشکارا کیا۔

وہ اپنی نہ کہے گی جو کچھ سنیگی سو کہے گی۔ قرآن مجید مین وارد ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔ یہ نبی (یعنی محمد) نہین بولتا

اپنی خواہش سے یہ تو وہی بتاتا ہے جو اوسپر خدا کی طرف سے وحی کیا جاتا ہے۔

**تمہین آیندہ کی خبر دیگی** ۔ قرآن مجید اور احادیث مین سیکڑون پیشینگوئیان مذکور ہین جنہین حضرت رسول کریمؐ نے بیان فرمایا۔ اور وہ لفظ بلفظ پوری اوترین۔

**وہ میری بزرگی کرے گی** ۔ حضرت رسول کریمؐ نے جناب مسیحؑ کی بزرگی بڑی ہی شدومد کے ساتھ بیان فرمائی۔ اور بی بی مریم کی تقدیس پر بھی گواہی دی اور اونکی نسبت اصطفٰک علٰی نساء العٰلمین۔ کہا۔

علمائے مسیحی اس خبر کو روح القدس کے متعلق سمجھتے ہین جسکا نزول جناب مسیحؑ کے رفع الی السما کے ۴۷ یوم بعد حواریون پر ہوا لیکن بوجوہات ذیل اس رائے کی علانیہ غلطی ظاہر ہوتی ہے۔

(۱) سب باتین جو کچھ کہ مین نے کہی ہین تمہین یاد دلائیگا۔ رفع جناب مسیحؑ کے ۴۷ یوم بعد روح القدس کا نزول ہوا پس اس قلیل عرصہ مین یہ محال تھا کہ حواری حضرت مسیحؑ کے ارشادات فراموش کر جاتے اور اونہین از سر نو یاد دلانے کی ضرورت واقع ہوتی۔

(۲) اس کے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ جب وقوع مین آئے تو تم ایمان لاؤ۔ حواریین روح القدس پر پہلے ہی سے ایمان رکھتے تھے۔ اسلئے مکرر ایمان لانے کی تاکید بیفائدہ معلوم ہوتی ہے۔

(۳) میری اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے۔ لیکن جب وہ روح حق آوے تو تمہین ساری سچائی کی راہ بتلائے گی۔ کتاب اعمال سے یہہ ظاہر نہین ہوتا کہ روح القدس نے کوئی نئی بات سنائی یا کوئی سخت امر کا حکم دیا ہو۔

ریورینڈ فانڈر REVD. PFENDER. نے اس بشارت کے متعلق کئے اعتراض کئے ہین جنکی تفصیل ذیل مین درج ہے۔

| اعتراضات | جوابات |
|---|---|
| ۱ - محمدی یہ کہتے ہین کہ یہہ آیتین محمدؐ ہی سے نسبت رکھتی ہین اور تسلی دینیوالا چنانکہ ان آیتون مین مسیح نے اپنے شاگردون سے وعدہ کیا ہے محمدؐ ہے - لیکن قطع نظر اس بات کہ لفظ پارقلیت یا فارقلیطہ کو جو یونانی لفظ ہے اور اوس کے معنی مددگار دینیوالا اور تسلی دینیوالا ہین - بخلاف تفسیر کرتے اور بخلاف واقع کہتے ہین کہ اوسکے معنی محمود اور احمد ہین علماء محمدی آیات کے باقی کلیات اور مطالب پر کچھہ متوجہ نہین ہوتے - | ۱ - لفظ فارقلیطہ کے معنی کے متعلق ہم نے اوپر مفصل بحث کی ہے ناظرین اوسے ملاحظہ کرین - |
| ۲ - حالانکہ اوسی انجیل کے ۱۴ باب کی ۲۶ آیت مین یہی موعودہ تسلی دینیوالا روح القدس کہلایا ہے - | ۲ - روح القدس سے کوئی خاص شئے مراد نہین کیونکہ کتب مقدسہ مین لفظ روح وسیع معنی رکھتا ہے - |
| ۳ - اور اوسکے حق مین کہا گیا ہے کہ وہ سب چیزین حواریون کو سکھلائیگا - | ۳ - یہہ کہین نہین لکھا ہوا ہے کہ وہ سب چیزین حواریون کو سکھلائیگا - |
| ۴ - اور پھر ۱۶ و ۱۷ آیت مین مسیح حواریونکو کہتا ہے کہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھہ رہیگا - | ۴ - وہ ہمیشہ تمہارے ساتھہ رہیگا اس سے یہ مطلب ہے کہ اوسکی شریعت ہمیشہ تم جیسے (حواریون کے مانند) صاحب ایمان لوگون مین رہیگی - |
| ۵ - اور تم مین ہوگا - | ۵ - تم مین ہوگا سے یہ مراد ہے کہ وہ |

۶ - اور دنیا اوسے نہین دیکھتی۔

۷ - اعمال کے باب اول کی ۴-۵ آیتون مین مذکور ہے کہ مسیح نے اپنے صعود سے پہلے اپنے شاگردون سے ملاقات کر کے بڑی تاکید سے کہا کہ یروشلیم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اوس وعدہ کی جسکا ذکر تم مجھ سے سن چکے ہو راہ دیکھو کہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا پر تہوڑے دنون کے بعد روح القدس سے بپتسمہ پاؤگے۔ مسیح کا یہی حکم لوقا کے آخر باب کی ۴۹ آیت مین بہی مرقوم ہے اور درحالیکہ مسیح نے حواریون کو یہہ حکم دیا تہا کہ جب تک وہ مددگار نیوالا موعود یعنی روح القدس تمہارے پاس نہ آئے۔ یروشلیم سے الگ مت ہونا اگر وہ مددگار نیوالا محمد ہوتا جیسا کہ

انسان ہوگا کوئی غیبی طاقت نہ ہوگی۔

۶ - دنیا اوسے نہین دیکھتی ہے یہہ مطلب ہے۔ دنیا اوسکے مرتبہ کو نہین جانتی۔ (یہان ہم کو روح القدس پر بہی شک آگیا کیونکہ بپتسمہ کے بعد حضرت مسیح پر کبوتر کی شکل مین اوتری تہی۔ (انجیل یوحنا ۱ - ۳۲) اور رفع جناب مسیح کے بعد حواریون پر نازل ہوئی تو اوسکی شکل آتشی زبانون کی مانند تہی اور اوسے ہر ایک نے دیکہا (اعمال - ۲ - ۳)

۷ - روح القدس کے متعلق حضرت مسیح کے جن وعدون کا ذکر انجیلون مین وارد ہے وہ دو ہین ایک فارقلیطہ دوم موعد الاب انجیل یوحنا مین فارقلیطہ کا تذکرہ ہے۔ انجیل لوقا اور اعمال رسولان مین موعد الاب کا جس کا نزول حضرت مسیح کے صعود سے ۴۷ یوم بعد ہوا۔ اگر فارقلیطہ بہی موعد الاب ہوتی جیسا کہ ڈاکٹر فانڈر نے دعوی کیا ہے تو اعمال ۱-۴-۵ لوقا - ۴۹ کے مانند انجیل یوحنا مین بہی باپ کا موعود صراحت ہوتی

یروشلیم مین رہو سے یہ معنی بہی ہو سکتے ہین کہ شریعت پر قایم رہو۔ کیونکہ کتب انبیا مین

محمدی لوگ کہتے ہین تو ضرور ہوتا کہ حواری
یسوع مسیح کی عدول حکمی نہ کرکے نہ صرف چند روز
بلکہ چھ سو برس تک وہی یروشلیم مین زندہ
رہکر محمد کا انتظار کرتے کیونکہ محمد نے مسیح کے چھ سو
دس برس بعد خروج کیا ہے۔

بعض جگہہ یروشلیم کو شریعت سے تشبیہہ
دیگئی ہے۔

قرآن مجید مین اس بشارت کا اسطرح ذکر آیا ہے۔ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ
یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ ترجمہ عیسی ابن مریم نے
کہا کہ اے بنی اسرائیل مجھے بھیجا ہے اللہ نے تمہاری طرف اور تصدیق کرتا ہون توراۃ کی
جو میری پہلے اوتری۔ اور بشارت دیتا ہون ایک رسول کی جو میرے بعد ہوئیگا اور اوسکا نام احمد ہوگا۔

مسٹر اکبر مسیح اپنے ترجمہ ینابیع الاسلام مین اعتراض کرتا ہے کہ۔ اہل اسلام
اصرار کرین تو وہ اصل یونانی انجیل مین لفظ احمد نکالین نہ کہ کسی لفظ کیطرف [illegible]
شبہہ کرین جس کے معنی احمد یا محمود ہو سکتے ہین۔ کیونکہ وہ بھول جاتے ہین
کہ قرآن مین یہہ نہین لکھا ہے کہ خوشخبری سناتا ہون ایک رسول کی جسکے
نام کے معنی احمد ہین بلکہ اوسکا نام ہی احمد ہے۔

آیت کریمہ کی بنا پر یہہ لازمی امر نہین ہے کہ ہم یونانی انجیل مین احمد کا
لفظ تلاش کرین۔ کیونکہ لغات کی کتابون مین حمد کے مادہ مین دیکھو۔
العق: احمد دوسرے آنیوالے کو احمد کہتے ہین۔
السلام علی من اتبع الہدے والکرام

حکیم سید شمس اللہ قادری
حیدرآباد دکن